اعوان قبیلہ: اصل، شاخیں اور تاریخ

خلاصۂ تحقیق

اعوان برصغیر کے ایک تاریخی طور پر بااثر پنجابی قبیلہ ہیں، جن کی بڑی آبادی پوٹھوہار کے علاقے (نمک کی پہاڑیاں، جہلم، چکوال)، ہزارہ (خیبر پختونخوا)، آزاد کشمیر اور پنجاب کے دیگر حصوں میں آباد ہے۔

اعوان روایتی طور پر اپنا نسب ایک عرب بزرگ **قطب شاہ** سے جوڑتے ہیں، جنہیں entity["people","علی بن ابی طالب","چوتھے خلیفۂ راشد"] کی نسل سے بتایا جاتا ہے۔ روایت کے مطابق وہ گیارہویں صدی میں entity["people","محمود غزنوی","سلطانِ غزنوی"] کے ساتھ برصغیر آئے تھے۔

نوآبادیاتی دور (برطانوی عہد) کے اکثر محققین نے اس عربی نسب پر شکوک ظاہر کیے اور اعوانوں کی مقامی اصل (جٹ، راجپوت یا حتیٰ کہ باختری یونانی) کے امکانات پیش کیے۔ جدید جینیاتی تحقیقات کے مطابق اعوانوں میں کوئی ایک خالص عربی نسب ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان میں جنوبی ایشیائی اور مغربی یوریشیائی نسلوں کا امتزاج پایا جاتا ہے۔

اعوان قبیلہ متعدد ذیلی شاخوں (مثلاً مومال، سغرال، شیہال وغیرہ) میں تقسیم ہے، جن کے نام ان کے روایتی بزرگوں سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ تاریخ میں اعوان بڑے زمیندار، کاشتکار اور جنگجو سمجھے جاتے رہے ہیں۔ برطانوی دور میں انہیں "زرعی قبیلہ" (Agricultural Tribe) قرار دیا گیا، جو اس زمانے میں "مارشل ریس" کے تصور سے قریب تھا۔

آج بھی اعوان خاندانوں میں کئی معروف شخصیات شامل ہیں، جیسے کالا باغ کے نواب، فوجی افسران، سیاست دان اور صوفی بزرگ، جن میں entity["people","سلطان باہو","پنجابی صوفی بزرگ"] نمایاں ہیں۔

تاریخی پس منظر اور نسب کا دعویٰ

اعوانوں کی روایتی روایت کے مطابق ان کے جدِ امجد **قطب شاہ** ایک عرب یا علوی سپہ سالار تھے، جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے مقامی خاندان میں شادی کی، نمک کی پہاڑیوں میں سکونت اختیار کی، اور ان کی اولاد سے مختلف اعوان شاخیں وجود میں آئیں۔

قطب شاہ کو عموماً حضرت علیؓ کی نسل سے قرار دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اعوان اپنے آپ کو علوی سادات سے منسوب کرتے ہیں۔

محقق **جمال الیاس** کے مطابق موجودہ اعوان خود کو حضرت علیؓ کی نسل سمجھتے ہیں، اور یہی نسبت انہیں معاشرتی وقار عطا کرتی ہے۔

اسی طرح محقق **کرسٹوف جیفرلو** لکھتے ہیں کہ روایت کے مطابق اعوانوں کا تعلق حضرت علیؓ اور حضرت محمد بن حنفیہ سے جوڑا جاتا ہے، جبکہ تاریخی طور پر انہیں بہادر سپاہی اور کامیاب کاشتکار سمجھا گیا۔

نوآبادیاتی مؤرخین کی رائے

برطانوی دور کے اکثر محققین اس روایت سے متفق نہیں تھے۔

1904ء کے ضلع جہلم گزٹیئر میں مختلف نظریات درج ہیں:

- بعض افسران کے مطابق اعوان پہلے ہندو راجپوت تھے۔
- بعض نے انہیں باختری یونانیوں کی باقیات قرار دیا۔

- خود اعوانوں کا موقف تھا کہ ان کے آباؤ اجداد تقریباً 900 سال پہلے محمود غزنوی کے ساتھ عرب سے آئے تھے۔

ضلع جہلم کے گزٹیئر کے مصنف مسٹر تھامسن نے اس روایت کو قابلِ اعتماد نہیں سمجھا اور لکھا کہ عربی نسب کا دعویٰ اکثر قدیم ہندو اصل کو چھپانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ان کے مطابق زیادہ امکان یہی ہے کہ اعوان دراصل ایک مقامی جٹ قبیلہ تھے، جنہوں نے محمود غزنوی کے دور میں اسلام قبول کیا۔

اسی طرح سر ڈینزل ایبٹسن نے بھی عربی اصل کو مشکوک قرار دیا، جبکہ ایچ اے روز نے محتاط انداز اختیار کرتے ہوئے یہ امکان ظاہر کیا کہ اعوان واقعی علوی سادات بھی ہو سکتے ہیں، تاہم انہوں نے "اعوان" کا لفظ عربی **عون** (مددگار) سے بھی جوڑا۔

اہم تاریخی واقعات

تقریباً 1000ء

روایت کے مطابق قطب شاہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے، انہیں "اعوان" (مددگار) کا لقب ملا، اور انہوں نے نمک کی پہاڑیوں میں سکونت اختیار کی۔

کہا جاتا ہے کہ ان کے چھ بیٹے تھے:

- گوہر
- کالان
- چوہان
- کھوکھر
- توری
- جھاجھ

انہی سے مختلف اعوان شاخیں وجود میں آئیں۔

قرونِ وسطیٰ

اعوان مسلمان زمیندار طبقے کے طور پر نمایاں ہوئے۔ بعض روایات کے مطابق مغل دور میں وہ فوجی خدمات انجام دیتے رہے۔

اسی زمانے میں حضرت سلطان باہوؒ نے پنجاب میں روحانی خدمات انجام دیں۔

1790ء تا 1830ء

سکھ سلطنت کے پھیلاؤ کے دوران اعوان پوٹھوہار میں مزید مضبوط ہوئے اور بعض روایات کے مطابق انہوں نے نمک کی پہاڑیوں سے جنجوعہ راجپوتوں کو بے دخل کیا۔

1849ء

برطانوی حکومت نے پنجاب پر قبضہ کیا اور اعوانوں کا تفصیلی ریکارڈ سرکاری گزٹیئروں میں درج ہونا شروع ہوا۔

1925ء

برطانوی فوج نے اعوانوں کو زرعی اور جنگجو قبیلہ تصور کرتے ہوئے بڑی تعداد میں فوج میں بھرتی کیا۔

1947ء

تقسیمِ ہند کے بعد زیادہ تر اعوان پاکستان میں ہی آباد رہے، جبکہ مشرقی پنجاب سے بھی کچھ خاندان پاکستان منتقل ہوئے۔

1960ء سے موجودہ دور

اعوان خاندانوں سے تعلق رکھنے والی متعدد شخصیات نے سیاست، فوج اور سماجی شعبوں میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ حالیہ برسوں میں ان کے نسب پر جینیاتی تحقیق میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

اعوان قبیلے کی شاخیں

اعوان قبیلہ متعدد ذیلی شاخوں میں تقسیم ہے۔

ضلع جہلم گزٹیئر کے مطابق اہم شاخوں میں شامل ہیں:

- مومال
- سغرال
- شیہال
- کھٹر
- گنجہ
- چک
- پنہوار

روایت کے مطابق قطب شاہ کے چھ بیٹوں سے بڑی شاخیں وجود میں آئیں:

- **گوہر** — سون سکیسر اور نمک کی پہاڑیوں کا علاقہ
- **کالان** — کالا باغ اور میانوالی
- **چوہان** — دریائے سندھ کے پہاڑی علاقے
- **کھوکھر (محمد شاہ)** — چنیوٹ اور دریائے چناب کے علاقے
- **توری** اور **جھاجھ** — دریائے سندھ کے مغربی علاقے اور تیراہ

کئی دیہات اور علاقوں کے نام بھی ان قدیم شاخوں سے منسوب کیے جاتے ہیں۔

تاریخی احتیاط

برطانوی گزٹیئروں نے واضح طور پر لکھا کہ صدیوں پر محیط قبائلی شجرۂ نسب میں مختلف روایات آپس میں اختلاف رکھتی ہیں، اس لیے ان کی مکمل تاریخی صحت ثابت نہیں کی جا سکتی۔

اسی وجہ سے جدید مؤرخین کا خیال ہے کہ اعوانوں کی اصل کے بارے میں حتمی رائے قائم کرنے کے لیے تاریخی دستاویزات، آثارِ قدیمہ اور جینیاتی تحقیق تینوں کو یکجا کرنا ضروری ہے۔